روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ہفتہ 15۔اکتوبر 2016ء 13 محرم 1438 ہجری 15۔اخاء 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 233

کبھی جنگ کا آغاز نہیں کیا

روتھ کرنسٹن آنحضرت ﷺ کے بارہ میں لکھتے ہیں:

محمد عربی ﷺ نے کبھی بھی جنگ یا خونریزی کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو انہوں نے لڑی مدافعانہ تھی۔ وہ اگر لڑے تو اپنی بقا کو برقرار رکھنے کے لئے۔ اور ایسے اسلحہ اور طریق سے لڑے جو اس زمانے کا رواج تھا۔ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ چودہ کروڑ (یاد رہے کہ یہ حوالہ 1949ء میں چھپنے والی ایک کتاب کا ہے) عیسائیوں میں سے جنہوں نے حال ہی میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد انسانوں کو ایک بم سے ہلاک کردیا ہو کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں جو ایک ایسے لیڈر پر شک کی نظر ڈال سکے جس نے اپنی (تمام) جنگوں کے بدترین حالات میں بھی صرف پانچ یا چھ سو افراد کو تہہ تیغ کیا ہو۔

(Ruth Cranston, World Faith, Harper and Row Publishers, New York,1949, p 155)

قرآن کریم سچائی سے پہلوتہی نہ کرتے ہوئے عدل و انصاف سے انسانی حقوق کے قیام کا درس دیتا ہے

انسانیت کو حقیقی اخلاقی اقدار سکھانے میں مذہب کا ہی بنیادی کردار ہے

عدل و انصاف کو نظر انداز کرکے لیگ آف نیشنز ناکام ہوئی اور اب یو این او بھی ناکام ہو چکی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 40 ویں جلسہ سالانہ کینیڈا سے اختتامی خطاب فرمودہ 9۔اکتوبر 2016ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 40ویں جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کی اختتامی تقریب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق رات 9 بجے انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا انٹاریو میں تشریف لائے۔ اس سے قبل بعض معزز مہمانان اور عمائدین اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ یہ سیشن حضورانور کی آمد کے بعد بھی جاری رہا۔ چند مقررین کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کریم کے ساتھ ہوا۔ یہ کارروائی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے تمام دنیا میں براہ راست نشر کی گئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم Mazeen Khabbaz صاحب نے سورۃ النور کی آیات 55 تا 57 پیش کی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی میں ترجمہ مکرم Ishaque Fonseca نے پیش کیا۔ بعدازاں مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

ترنم سے پیش کیا۔ پھر خدام الاحمدیہ کینیڈا، اطفال الاحمدیہ کینیڈا اور انصاراللہ کینیڈا کی مجالس کو حسن کارکردگی کے لحاظ سے حضورانور نے علم انعامی اور عاملہ کے ممبران کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اور دوم سوم آنے والی مجالس کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔ ازاں بعد تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طلباء کو میڈلز اور اسناد عطا فرمائیں۔ پھر 2013ء میں روزنامہ الفضل کے سو سال پورے ہونے پر مقابلہ مقالہ نویسی میں اول انعام حاصل کرنے والے عبدالباسط قمر بقاپوری صاحب کو بھی سند امتیاز سے نوازا۔ اس کے بعد مدرسۃ الحفظ کینیڈا سے حفظ قرآن مکمل کرنے والے حفاظ کو اسناد عطا فرمائیں۔ پاکستانی وقت کے مطابق رات تقریباً پونے دس بجے حضورانور نے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔ جس کا خلاصہ پیش ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کی اکثریت کے نزدیک مذہب ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو ترقی کی ہے وہ مذہب سے ہٹ کر کی ہے۔ اس لئے مذہب کی ضرورت نہیں ہے پھر یہ بھی خیال رکھتے ہیں کہ دنیا میں جو فساد پھیلا ہے وہ بھی مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ماننے پر مجبور ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا میں جو بنیادی اور اخلاقی تعلیم اور رواج ہے وہ مذہبی تعلیم کے مرہون منت ہیں۔ ان اخلاق کی تعلیم کسی فلسفہ دان نے نہیں دی بلکہ دنیا کو اخلاق سکھانے اور انہیں بااخلاق بنانے میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا اعلان کیا یعنی انبیاء علیہم السلام۔ حقیقی اخلاقی اقدار سکھانے میں مذہب کا ہی ہاتھ ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف انبیاء بھیجے اور ان انبیاء نے روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ دنیا کی تمدنی ترقی میں بھی کردار ادا کیا۔ لیکن بعد میں ان انبیاء کے ماننے والوں نے بعض اخلاقی قواعد کو اپنا لیا اور اپنی طبیعت یا دنیاداری کی وجہ سے بعض روحانی اخلاقی قواعد کو ترک کردیا۔ اور یہ بات علماء اور ماننے والوں کے اخلاق میں تنزلی کا باعث بنی۔ پھر مذہبی تعلیم اور روحانیت کو ترک کرنے کی وجہ سے اخلاقی گراوٹ ہوئی اور دنیا فساد کی آماجگاہ بن گئی۔ گویا مذہب سے ہٹنے اور اس سے دوری کی وجہ سے فساد پھیلا، نہ کہ مذہب کی وجہ سے۔ پھر جب یہ مانتے ہیں کہ مذہب اخلاق سکھاتا ہے تو پھر اس سے تو مذہب کی ضرورت ثابت ہوتی ہے نہ کہ عدم ضرورت۔

حضورانور نے فرمایا کہ تمام انبیاء نے ایک ہی تعلیم دی۔ انہوں نے خدا کی عبادت اور آپس میں تعلقات میں بہتری پیدا کرنے کی تعلیم دی۔ اور یہی قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ مجھے اس تعلیم کے ساتھ بھیجا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس کے بندوں کے حقوق محبت سے ادا کرو اور ان سے شفقت کا سلوک کرو۔ یہی تعلیم اعلیٰ ہے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو دنیا میں فساد ہو ہی نہیں سکتا۔ اس تعلیم کے ترک کی وجہ سے بدامنی پھیلی ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ دنیا میں فساد لیڈروں کے خیالات اور جغرافیائی لالچ کی وجہ سے پھیلتا ہے نہ کہ مذہب کی وجہ سے۔ دنیا نے دو عالمی جنگیں دیکھیں ان دونوں جنگوں میں مذہب وجہ نہیں تھی۔ فساد کی وجہ اپنے مفادات کو ترجیح دینا ہے۔ آج بھی ترقی یافتہ طاقتور ممالک اسلحہ تیار کرتے اور اس کو فروخت کرتے ہیں۔ خواہ یہ اسلحہ حکومت غریب عوام کے خلاف استعمال کرے یا حکومت مخالف گروہ حکومتوں کو ناکام کرنے کے لئے استعمال کریں۔ اس سے ان کو غرض نہیں ہے۔ ان کی ترجیح اسلحہ فروخت کرنا ہے۔ اگر پوچھا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ قانونی کاروبار ہے۔ حالانکہ جائز

باقی صفحہ 2 پر

خطبہ جمعہ حضورانور ایدہ اللہ

10-30 بجے رات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کے دوران 21 اور 28۔اکتوبر 2016ء کے حضورانور کے خطبات جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق رات 10:30 بجے نشر ہوں گے۔ احباب بھرپور استفادہ فرمائیں۔

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ وفات پاگئیں

احباب جماعت کو بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کی مخلص خادمہ اور واقفہ زندگی محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مالک صاحبہ سربراہ شعبہ گائنی فضل عمر ہسپتال ربوہ دو ماہ کی علالت کے بعد سینٹ جارج ہسپتال لندن میں 12/اکتوبر 2016ء کو بعمر 65 سال انتقال کرگئیں۔ آپ جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے بعد بیماری کی وجہ سے سینٹ جارج ہسپتال لندن میں داخل ہوئیں اور انتہائی نگہداشت وارڈ میں تقریباً دو ماہ زیرعلاج رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔

آپ 15/اکتوبر 1951ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں اور ابتدائی تعلیم بھی وہاں سے ہی حاصل کی۔ آپ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی بیٹی اور حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر (علی برادران میں سے ایک بھائی) کی پوتی تھیں۔ آپ شروع سے ہی ناصرات کے پروگراموں میں باقاعدگی سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ مقابلہ تقریر میں ہمیشہ پہلی پوزیشن حاصل کرتیں۔ آپ کی والدہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ جب کراچی کے ایک حلقہ اور دارالصدر شرقی الف ربوہ کی صدر لجنہ اماء اللہ تھیں تو آپ خدمت دین میں اپنی والدہ کی مدد کرتیں۔

باقی صفحہ 2 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

بقیہ از صفحہ 1:۔اختتامی خطاب

کام بھی اگر غلط موقع پر کیا جائے تو ناجائز ہو جاتا ہے۔اس لئے مذہب پر الزام لگانے کی بجائے ان کو اپنے کاموں کی طرف دیکھنا چاہئے اور عمل صالح کو اپنانا چاہئے۔

حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 136 پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے اصلاح کرنے اور امن کو قائم کرنے کے لئے اور فساد کو ختم کرنے کے لئے جو تعلیم دی ہے وہ یہی ہے کہ انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کئے جائیں ۔عدل کو مضبوطی سے لاگو کیا جائے خواہ وہ اپنے نفس، اپنے رشتہ داروں ، والدین یا کسی امیر یا غریب کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ سچی بات اور گواہی کو قائم کیا جائے۔سچائی سے پہلو تہی نہ کی جائے۔ یہی وہ معیار ہے کہ جو ذاتی مفادات سے بالا ہو کر عدل وانصاف کے قیام کا درس دیتا ہے۔ یہ معیار گھریلو سطح سے لے کر عالمی سطح تک اپنانا ہوگا۔ پھر امن قائم ہوگا۔اگر اس تعلیم کو چھوڑ و گے تو فساد ہوگا۔آج بھی دنیا میں فساد کی بڑی وجہ یہی ہے کہ سچائی اور عدل وانصاف کا خون کر کے اپنے مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور پھر انصاف کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ان فسادوں کا ذمہ دار مذہب کو قرار دیتے ہیں۔

حضور انور نے سورۃ مائدہ آیت 9 پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے ایک اور اصول جو امن کے قیام اور فساد کے خاتمہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تم کو کبھی ناانصافی پر مجبور نہ کرے بلکہ دشمن قوم سے بھی انصاف اور عدل کا سلوک کرو۔ یہ نہ ہو کہ ظاہر صلح کر رہے ہو اور چھپ کر اسی پر حملے کر رہے ہو۔ جیسا کہ آجکل بڑی طاقتیں کرتی ہیں کہ ایک طرف صلح کا ہاتھ بڑھاتی ہیں اور ساتھ ہی چھپ کر ان کے مخالف لوگوں کی مدد کرتی ہیں اور فساد پیدا کرتی ہیں ۔اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ بعض دفعہ صلح کا معاہدہ کرتے مگر چھپ کر اسی کو توڑتے ہیں ۔سچائی کے ساتھ عدل کے قیام سے ہی حقیقی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود اس آیت کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دشمن سے اخلاق سے پیش آیا جا سکتا ہے۔لیکن دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ قرآن کریم نے دشمن کے حقوق کے قائم کرنے کی تعلیم دی ہے۔ کہ خواہ دشمنی بھی ہو مگر جہاں ان کا حق ہے تو ان کے حقوق کو قائم کیا جائے۔ آج کل اس تعلیم پر عمل نہیں ہو رہا۔ بعض قوموں سے اختلاف ہوتا ہے تو بظاہر صحیح رہتے ہیں بااخلاق رہتے ہیں۔ لیکن اقتصادی پابندیاں لگا کر اس کے قوم کے کمزوروں ، بوڑھوں ، مریضوں ، عورتوں اور بچوں کے حقوق غصب کر رہے ہوتے ہیں ۔بھوک اور علاج نہ ہونے کی وجہ سے وہ مر رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد لیگ آف نیشن کا قیام عمل میں آیا لیکن اس نے انصاف کو قائم نہ کیا اور اس کے نتیجہ میں دوسری جنگ عظیم ہوئی ۔ پھر یو این او کا قیام ہوا۔لیکن عملاً یہ بھی ناکام ہو چکی ہے۔ بلکہ اب خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہم امن کو قائم رکھنے اور انصاف کرنے میں ناکام رہے ہیں ۔عراق کو تباہ کر دیا اور اب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہماری غلطی تھی ۔لیکن کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔شام کے حالات ایسے ہو چکے ہیں اور خود بھی ماننے لگ پڑے ہیں کہ ایک اور خوفناک جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے۔ اگر یہ لوگ ظلم اور ناانصافی سے باز نہ آئے تو پھر جنگ ہوگی۔ جو ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوگی۔ اگر دیرپا اور حقیقی امن قائم کرنا ہے تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تمام انسانیت کے حقوق قائم کرنے اور ادا کرنے ہوں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر جو جنگ ہوگی وہ ایٹمی جنگ ہوگی ۔اور اگر ایسا ہوا تو پھر ہم اپنے پیچھے اپاہج بچوں کی بے پناہ تعداد چھوڑ جائیں گے۔اس لئے کسی کو یا مذہب کو الزام دینے کی بجائے انصاف اور عدل کے قیام کی طرف توجہ دی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ عدل کرو بلکہ اس سے بڑھ کر احسان کرو اور پھر اس احسان کو دنیا میں عام کرتے ہوئے ہر قریبی تک پہنچاؤ۔ پھر فرماتا ہے کہ تم احسان بھی کرو اور پھر کبھی احسان جتلاؤ بھی نہ۔ اگر تم نے احسان جتلایا تو تم نیکی کو ضائع کرنے والے ہوگے۔ پھر قرآن کریم کی یہ تعلیم بھی ہے کہ خدا کی محبت میں یتیم ، اسیر اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ یہ تم ان پر احسان نہیں کر رہے ہوگے بلکہ ان کے حقوق اس لئے ادا کر رہے ہوگے کہ خدا نے تم کو اس کی طاقت عطا فرمائی ہے۔تو شکر کے جذبہ سے ان کی خدمت کرو۔ آجکل دنیا میں کہیں بھی اس پر عمل نہیں ہو رہا بلکہ ایک دوسرے کے حقوق قائم کرنے کی بجائے ان کے حقوق چھینے جا رہے ہیں۔ طاقتور کمزور کو اس کا حق دلوانے کی بجائے اس کے حق مار رہا ہے جس سے بے چینی بڑھ رہی ہے جو بدامنی اور فساد کا باعث بنتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ان لوگوں کے سامنے قرآن کریم کی یہ عدل وانصاف بلکہ حسن واحسان کی تعلیم پیش کی جاتی ہے تو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ پھر ابتدائی زمانہ میں لڑائیاں کیوں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے کیوں جنگیں کیں ۔ یہ نہیں دیکھتے کہ کیا حالات تھے۔ تیرہ سال ظلم وستم پر صبر کیا پھر گھر اور شہر چھوڑ دیئے لیکن آپؐ کے عزیزوں ، رشتہ داروں اور دوستوں کو دکھ پہنچائے گئے کئی افراد شہید کر دیئے گئے اور ہجرت کے بعد بھی پیچھا نہ چھوڑا اور اس گروہ کے خاتمہ کے لئے فوج کے ذریعہ چڑھائی کر دی۔ پھر خدا نے یہ حکم دیا کہ اب مظلوموں کو ظلم کے خاتمہ کیلئے ظالموں کے خلاف جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ جنگ صرف مدافعت کے طور پر تھی۔ اور شریر کی شرارت ختم کرنے کے لئے تھی۔اس جنگ میں بھی انسانیت کے حقوق قائم کئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ حج میں جہاں خدا نے جنگ کی اجازت دی وہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ جنگ اس شرط کے لئے ہے کہ اس کے ذریعہ تمام انسانوں کے حقوق قائم کئے جائیں گے۔ یہودیوں عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ لوگ جن کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا ان کو جب جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ کہا گیا کہ خدا تمہاری مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ غلبہ بھی دے گا۔ لیکن عدل اور انصاف اور انسانیت کے حقوق کو قائم کرنا ہوگا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں ان حالات کا بیان اور قرآنی حکم کی حقیقت بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ جنگیں ظلم کو روکنے اور عدل وانصاف کے قیام کی غرض سے تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن نے حکم دیا کہ ان سے صرف اس وقت جنگ کی اجازت ہے جب تک فتنہ ختم ہو جائے۔ اگر فتنہ ختم ہو جائے تو پھر صبر کرنے اور جنگ سے باز آ جانے کا حکم ہے اور پھر دوسری جگہ فرمایا کہ ظلم کرنے والے سے اتنا ہی بدلہ لینا ہے جتنا اس نے ظلم کیا سزا اصلاح کے لئے دینی ہے۔ اگر اصلاح ہو جائے تو پھر ظلم کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ پھر محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرو۔ اور یاد رکھو زیادتی کرنے والوں کو خدا سخت ناپسند فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ہر فوج کو یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ کہ راہبوں ، عورتوں بچوں اور جو ہتھیار نہ اٹھائے اس کو کچھ نہیں کہنا بلکہ نصیحت فرماتے تھے کہ نہ درخت کاٹے جائیں نہ مکان گرائے جائیں ۔فرمایا آجکل تو مکان بھی گرا دیئے جاتے ہیں اور بعض اوقات مکانوں کے نیچے سے بچوں کی لاشیں نکلتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ دنیا کو بتائے کہ دین حق محبت ، پیار اور بھائی چارہ سکھاتا ہے۔ اگر کوئی اس کے خلاف عمل کرتا ہے تو وہ غلط ہے نہ کہ تعلیم غلط ہے۔ اگر دنیا میں امن قائم کرنا ہے تو اس قرآنی تعلیم کو ماننا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ایمان کی بقا ہے۔ محنت اور دعاؤں کے ساتھ اس تعلیم پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ اپنے گھروں ،محلوں اور شہروں میں انصاف قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا کے بعد فرمایا کہ جلسہ کی کل حاضری 25ہزار 960 ہے اور 32 ممالک کی نمائندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو مبارک کرے اور سب کو خیریت سے واپس لے کر جائے۔ آمین

تھوڑی دیر حضور سٹیج پر تشریف فرما رہے اور احباب جماعت نظمیں، نغمے اور ترانے پیش کرتے رہے۔ پھر پاکستانی وقت کے مطابق رات 10:55 بجے حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ 1: ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ

آپ نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج برائے خواتین لاہور سے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ایک سال گنگا رام ہسپتال لاہور کے شعبہ امراض نسواں (گائنی) میں ہاؤس جاب کیا۔ آپ نے برطانیہ کے شیفیلڈ ٹیچنگ ہسپتال میں تربیت حاصل کی اور کل چھ سال تک برطانیہ کے مختلف شہروں میں کام کیا اور ایل آر سی پی، ایم آر سی ایس ،ایم آر سی او جی اور ایف آر سی او جی کی ڈگریاں حاصل کیں اور گائنا کالوجی کی سپیشلسٹ بن کر پاکستان واپس تشریف لائیں اور 20 /اپریل 1985ء سے فضل عمر ہسپتال میں خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ میں 31 سال تک بھرپور خدمت کی توفیق پائی اور فضل عمر ہسپتال کے شعبہ امراض نسواں کے انچارج کے طور پر اپنے شعبہ کی بہبود اور ترقی کے لئے انتھک کوششیں کیں ۔آپ نے اپنے شعبہ کو جدید لائنوں پر استوار کیا۔ مارچ 2003ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (اس وقت بطور ناظر اعلیٰ) زبیدہ بانی ونگ کا افتتاح فرمایا ۔خواتین کے اس ماڈل ہسپتال کے استحکام اور کامیابی کیلئے آپ نے بہت محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ آپ کی زندگی کا ماحصل یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سائے تلے اپنی والدہ کی خواہش کے مطابق ڈاکٹر بنیں، والد کے کہنے پر شعبہ گائنی کا انتخاب کیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم پر سپیشلسٹ بنیں اور پھر بزرگوں کی دعاؤں سے زندگی کو وقف کر دیا۔ آپ ہر ایک سے محبت سے پیش آتیں ۔انتہائی متین ، سنجیدہ، نظم وضبط کی پابند ہونے کے ساتھ نرم دل، انسانیت کا درد محسوس کرنے والی اور دن رات ایک کر کے خدمت خلق کرنے والی تھیں۔

آپ کی بڑی بہن محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب سابق صدر ،صدر انجمن احمدیہ قادیان 2002ء میں وفات پا گئی تھیں ۔آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ ندرت عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد مقبول صاحب لندن ، بڑی بہن محترمہ شوکت گوہر صاحبہ سابق جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان اہلیہ محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ ، چھوٹی بہن محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ محترم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور کینٹ اور ایک بھائی محترم انور محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید امریکہ چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

مکرم طارق حیات صاحب

ایک احمدی مثالی طالب علم کے اوصاف

احمدیہ لٹریچر سے علم دوستی اور علم پروری کے واقعات سے انتخاب

زمانہ طالب علمی میں خدا سے خبریں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ

’’حضرت میاں مسرور احمد صاحب فیصل آباد میں MSc میں پڑھتے تھے۔ آپ کو فائنل امتحان کے وقت طبعاً فکر تھی۔ ایک دن خاکسار کو فرمانے لگے کہ رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے ینصرك رجالا نوحی الیھم من السماء (تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے) میں نے یہ خواب سن کر بے تکلفی سے عرض کی کہ یہ امتحان کون سی بڑی بات ہے جس کے لئے خداتعالیٰ لوگوں کو الہام کرے۔ کوئی اور تعبیر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس امتحان میں اے گریڈ میں پاس ہوگئے۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان، سیدنا مسرور نمبر، ستمبر، اکتوبر 2008ء، صفحہ:38)

طالب علم کے لئے نصائح

حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب جب اعلیٰ تعلیم کی غرض سے سفر انگلستان پر روانہ ہوئے تو ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بعض ہدایات سے نوازا۔ خود حضرت چوہدری صاحب کا بیان ہے کہ

’’اس موقع پر قادیان میں ہمارا قیام صرف ایک دن رہا۔ رخصت ہوتے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جو ہدایات خاکسار کو دیں ان میں سے جو خاکسار کو یاد رہ گئی ہیں درج ذیل ہیں۔ فرمایا:۔

1۔ اس دعا کا ورد رکھنا ’’اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا‘‘

2۔ جب کسی سفر کے آخر میں منزل مقصود کے قریب پہنچو اور شہر یا بستی کی آبادی نظر آنا شروع ہو تو یہ دعا کیا کرو ’’اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ...... اے اللہ جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور اس کا بھی جو کچھ ان کے سائے میں ہے۔ اور رب ہے ساتوں زمینوں کا اور ہر اس چیز کا جو اس پر قائم ہے اور رب ہے ہواؤں کا اور ہر اس چیز کا جسے وہ لئے پھرتی ہیں۔ اور رب ہے سب سرکشوں کا اور ان کا جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں۔ میں طالب ہوں تجھ سے اس آبادی کی ہر بھلائی کا۔ اور اس میں رہنے والوں کی طرف سے ہر بھلائی کا۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی طرف سے ہر بھلائی کا۔ اور تیری حفاظت کا طالب ہوں اس بستی کے ہر شر سے اور اس میں رہنے والوں کے ہر شر سے۔ اور جو کچھ بھی اس کے اندر ہے اس کے ہر شر سے۔ یا اللہ تو اس کی ہر خوشگوار چیز ہمیں عطا فرما۔ اور اس کی ہر ضرر رساں چیز سے ہماری حفاظت فرما۔ اے اللہ تو اس میں رہنے والوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال دے اور اس میں رہنے والوں میں سے نیک بندوں کی محبت ہمارے دل میں ڈال دے۔

3۔ کہا جاتا ہے کہ انگلستان چونکہ ایک سرد ملک ہے اس لئے وہاں سردی کے دفاع کے لئے شراب کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم طبیب ہیں اور ہم جانتے ہیں یہ بات بالکل غلط ہے۔ اگر تمہیں سردی کی مدافعت کی ضرورت محسوس ہو تو کوکو استعمال کریں اس میں خوراکیت بھی ہے اور سردی کے اثر کو بھی زائل کرتی ہے۔

4۔ ہمیں خط لکھتے رہنا ہم تمہارے لئے دعا کریں گے۔

5۔ انگلستان میں ہندوستانی طلبا سے زیادہ میل جول نہ بڑھانا وہاں کے شریف طبقہ سے میل جول رکھنا۔

خاکسار نے حتی الامکان آپ کی فرمودہ ہدایات کی پابندی کی اور بفضل اللہ ان سے بہت فائدہ اٹھایا۔

دربار خلافت سے ملنے والی ان زریں نصائح پر آپ نے اس حد تک عمل کیا کہ لوگ گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے صلحاء کی سنت یاد دلا دی اور نتیجہ یہ ملا کہ آپ کے بارہ میں خوش خبری دی گئی کہ اگلے ایک ہزار برس تک بڑے لوگ آپ پر رشک کریں گے۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور

جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم باب ’’احمدیہ ہوسٹل لاہور‘‘ ہے۔ اس غیر معمولی ادارہ کے ابتدائی دور کی چند دلکش یادیں حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کی قلم سے نکل کر محفوظ ہوئیں۔ آپ بتاتے ہیں کہ

’’خاکسار 1918ء تا 1921ء چار سال احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہا ہے، اس زمانے کی بہت سی باتیں یادگار ہیں۔

ہوسٹل میں محبت واخلاص کا ماحول، پانچوں وقت نماز باجماعت کی خوشی سے پابندی، ایک دوسرے سے ہمدردی، چھوٹوں کا پاس اور بڑوں کا ادب لحاظ، یہ دستور العمل تھا۔ مخدومی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ہوسٹل کے وارڈن اور جماعت احمدیہ لاہور کے امیر تھے اور اس مضمون میں امیر صاحب سے مراد مخدوم موصوف ہی ہیں۔

ہوسٹل کی ایسوسی ایشن کا ہفتہ وار اجلاس ہوتا تھا اور اسی طریق پر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن بھی قائم تھی۔ جس کا ماہانہ اجلاس ہوتا تھا۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے صدر تھے اور خاکسار اس کا سیکرٹری تھا۔ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کی تعداد کم وبیش تیس اور انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے ارکان کی تعداد اسی کے قریب تھی۔ ان تنظیموں نے طلباء کے اندر دینی اور دنیاوی ترقی کی روح پیدا کی اور دعوت الی اللہ کو اپنا شعار بنایا۔ جس کے نتیجے میں بہت سے جوہر قابل غیر از جماعت طلباء میں سے سلسلے کے اندر داخل ہوئے اور بعد میں انہوں نے سلسلہ کی بڑی بڑی خدمات کیں۔

برادرم محترم ملک غلام فرید صاحب ہوسٹل کے روح رواں تھے۔ نمازوں کی پابندی کراتے تھے۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ صبح کی نماز میں کوئی طالب علم اگر نہیں اٹھا تو چارپائی اوپر اور سونے والا نیچے۔ اگلے دن پاؤں کی آہٹ پاتے ہی ہڑبڑا کر اٹھتا اور وضو کے لئے لوٹا تلاش کرتا نظر آتا۔

ہوسٹل کا ماحول بڑی خوشی اور یک رنگی کا تھا۔ ہم بعض اوقات طرحی مشاعرہ بھی کر لیتے تھے۔......

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بعض دفعہ ہوسٹل میں قیام فرماتے تھے۔ ایک دفعہ اسی طرح حضور تشریف لائے اور انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن نے حضور کی تقریر ہوسٹل میں کرانی چاہی۔ وقت تھوڑا تھا۔ اشتہار چھاپے گئے۔ عشاء کی نماز کے بعد ہم نے مل کر شہر کے مختلف حصے میں اشتہار چسپاں کرنے کے لئے بانٹ لئے۔ لیئی کا ایک ہنڈا پکوایا گیا۔ رسی سے بندھے ہوئے مٹی کے برتنوں میں لیئی ڈال دی گئی اور ہر طالب علم سائیکل پر یا پیادہ لیئی کا برتن ایک ہاتھ میں اور اشتہاروں کا بنڈل دوسرے ہاتھ میں لے کر اپنے اپنے حلقہ کے لئے روانہ ہوگیا۔ رات کے تین بجے تک اشتہار چسپاں ہوچکے تھے اور صبح کو شائد ہی بجلی کا کوئی کھمبا ہو جس پر اشتہار چسپاں نہ کیا گیا ہو۔ دعوتی کارڈ بھی تقسیم کئے گئے اور دوسرے دن حضرت صاحب کی تقریر ہوسٹل کے صحن میں نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

1920ء کی بات ہے کہ پونڈ کا نرخ گرا ہوا تھا۔ اس لئے بیت احمدیہ لندن کے لئے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے پونڈ حضور نے خریدنے چاہے۔ اس رقم کو بڑی بڑی جماعتوں پر تقسیم کردیا گیا اور جہاں تک مجھے یاد ہے کہ لاہور کی جماعت کے ذمہ اٹھارہ ہزار روپیہ آیا تھا۔ جس کی وصولی کے لئے قادیان سے حافظ روشن علی صاحب ایک وفد لے کر لاہور آئے تھے۔ امیر صاحب نے جمعہ میں اس رقم کے لئے تحریک فرمائی اور کوئی لمبی چوڑی تقریر اپیل نہیں کی بلکہ یہ فرمایا کہ اس رقم کو پورا کردینا جماعت کا فرض ہے اور بحیثیت امیر اس رقم کو پورا کردینا میرا فرض ہے۔ اس زمانہ میں جمعہ کی نماز دہلی دروازہ سے باہر میاں چراغ دین صاحب کے دو کمروں میں ادا کی جاتی تھی۔ کیونکہ بیت احمدیہ ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی۔

جمعہ کی نماز کے بعد دوستوں نے وعدے لکھوانے شروع کئے جو ایک ہفتہ کے اندر ادا ہونے تھے۔ خاکسار نے بطور سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن چند دوستوں سے مشورہ کرنا چاہا کہ ہم کیا رقم پیش کردیں۔ میرا خیال پانچ سو روپیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے وعدہ کرنے کا تھا کہ اتنے میں امیر صاحب کی آواز آئی کہ کیا مشورہ کر رہے ہو۔ مسلم لیگ نے لاہور کے کالجوں کے مسلمان طلباء سے دو ہزار روپیہ چندہ مانگا ہے۔ میں احمدی طلباء سے دو ہزار روپیہ طلب کرتا ہوں۔ بس ہم خاموش ہوگئے۔ لیکن اس ارشاد کی تعمیل میں فوراً چندہ فراہم کرنے کے لئے روانہ ہوگئے۔ ہر طالب علم نے انتہائی ایثار کا نمونہ دکھایا جو کچھ جس کے پاس تھا۔ اس نے دے دیا۔ نتیجہ یہ تھا کہ دو ہزار سے اوپر رقم جمع ہوگئی۔ اور کل اٹھارہ ہزار روپیہ وصول ہوکر وفد کامیابی سے واپس ہوا۔

(مضامین مظہر ملخص از صفحہ:108 تا 111)

اطاعت خلافت کا ثمرہ

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد اول روس و بخارا کے نام سے تاریخ احمدیت کے قارئین واقف ہیں اور ان کی بے مثال جرأت، استقامت، عزم و ہمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ احمدیت کی اشاعت کے لئے ان جیسا عظیم جذبہ قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔

آپ کی سوانح عمری سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب اپنی پرائمری تعلیم کے زمانہ میں قادیان پہنچے۔ چوتھی یا پانچویں جماعت میں داخلہ کا معاملہ تھا۔ درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں پیش ہوئی، بعد ملاحظہ حضور نے اوپر ہی لکھ دیا کہ ظہور حسین کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کردیا جائے۔

تھوڑی بہت رد و کد کے بعد فیصلہ یہی ہوا کہ حضرت مولوی صاحب کا مدرسہ احمدیہ میں جانا ہی بہتر ہے۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ نماز جمعہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیت اقصیٰ کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ اتفاق سے مولوی صاحب بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حضور نے اپنا دست مبارک مولوی صاحب کے کندھا پر رکھا اور فرمایا:

’’ظہور حسین تم سمجھتے ہو کہ عربی پڑھنے سے تم کنگال ہوجاؤ گے اور ساری عمر روٹی کمانے میں مشکل پیش آئے گی۔ لیکن مجھے دیکھو کہ میں نے بھی صرف قرآن پڑھا ہے۔ کیا خداتعالیٰ کا فضل مجھ پر ایسا نہیں کہ بہتوں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتا۔‘‘

حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدس کا فرمان اس وقت پلے باندھ لیا اور پھر عربی سیکھنے پر ایسی توجہ کی کہ نہ صرف مولوی فاضل پاس کیا، بلکہ

بعد میں علوم عربیہ وقرآنیہ میں حیرت انگیز مہارت حاصل کرلی، اس پر بس نہیں کی بلکہ سلسلہ احمدیہ کا بلاد روس میں پہلا مشنری ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا جن کومومنانہ شان کے ساتھ پیش کردہ قربانی پر خلافت احمدیہ کی طرف سے غیر معمولی سپاس نصیب ہوا۔

زریں نصائح

مکرم محمد اقبال صاحب ،کنری ضلع عمرکوٹ بتاتے ہیں کہ

''خاکسار کا بیٹا عزیز محمود احمد انجم جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم تھا اور پڑھائی میں کمزور تھا۔ایک بار خاکسار اپنے بیٹے کو لے کر محترم ناظر صاحب اعلیٰ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے دفتر میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بیٹے کو سمجھائیں کہ یہ واقف زندگی ہے اس نے خود زندگی وقف کی ہے۔ یہ پڑھائی میں کمزور ہے آپ اس کے لئے دعا کریں۔ خاکسار اس بچہ کو آپ کے سپرد کرتا ہے آپ اس کی تعلیم کی نگرانی فرمائیں۔ یہ مجھ پر احسان عظیم ہوگا۔ آپ نے عزیزم محمود احمد انجم کو کہا کہ آئندہ آپ مجھ سے ملتے رہنا اور ہر ماہ اپنی تعلیم کی رپورٹ دینی ہے۔ دو تین ماہ بعد جب خاکسار دوبارہ ربوہ گیا اور اپنے بیٹے کو کہا کہ جب آپ حضرت میاں صاحب سے ملتے ہیں تو میاں صاحب کیا فرماتے ہیں؟ بیٹے نے مجھے کہا کہ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ

روزانہ 2 نفل ضرور پڑھا کرو اور کتب مسیح موعود کا مطالعہ سونے سے پہلے کیا کرو۔ ہر ماہ کوشش کر کے جیب خرچ سے ایک کتاب خریدا کرو''۔

(تشحیذ الاذہان، سیدنا مسرور نمبر صفحہ 59 تا 60)

امتحان میں جماعتی ڈیوٹیاں

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب 1934ء کے حالات کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ

مارچ کا واقعہ ہے کہ مخالفین نے قادیان میں ایک بہت بڑا جلسہ کرنا چاہا جس میں دور ونزدیک سے لوگ جمع ہونے تھے۔ جلسہ کرنے والوں کے بہت ہی بدارادے ظاہر ہوتے تھے اور فسادات کا پورا اندیشہ تھا۔ حکومت کو توجہ دلائی گئی مگر اس نے موقع کی نزاکت کو نہ سمجھا۔ ایک مجسٹریٹ اور چند سپاہی بھیج دیئے ان حالات میں قادیان کی حفاظت کی ضرورت پیش آئی ۔ جمعے کا دن تھا۔ نماز کے بعد امیر جماعت لاہور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ احمدیہ ہوسٹل کے تمام طلباء رات کی گاڑی سے قادیان کے لئے روانہ ہوجائیں۔ مارچ کا مہینہ تھا۔ یونیورسٹی کے امتحان عین قریب تھے۔ خاکسار نے بغرض اطمینان استصواب کیا کہ آیا امتحان دینے والے طلباء بھی پابند ہیں؟ امیر صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ اس دفعہ ان کا امتحان قادیان میں ہی ہوجائے گا۔

مقصد یہ تھا کہ امتحان سے بدرجہا زیادہ ضرورت مرکز کی حفاظت کی ہے۔ رات کی گاڑی پر ہم سب طلباء پہنچ گئے اور امیر صاحب خود ہمارے ساتھ روانہ ہوئے، رات کے ساڑھے بارہ بجے گاڑی بٹالہ سٹیشن پر پہنچی ہم میں سے بعض طلباء نے ادھر ادھر جا کر یکوں کو تلاش کرنا چاہا۔ اس پر کسی نے بتایا کہ امیر صاحب پیدل ایک فرلانگ آگے نکل گئے ہیں اس پر سب طلباء پیدل چل پڑے اور بڑی تیز قدمی سے امیر صاحب آگے اور باقی دوست ان کے پیچھے چلے جا رہے تھے ۔ جو طلباء بھاری بھرکم تھے انہیں چلنا مشکل تھا۔ بعض کو ہم نے کندھوں پر اٹھا کر چلنا شروع کیا ۔ ہنسی خوشی یہ تیرہ میل کا کچا راستہ طے ہوا اور صبح چار بجے کے قریب ہم قادیان پہنچ گئے اور یکہ بھی تقریباً اتنے وقت میں پہنچتا ہے۔

مارچ کا مہینہ رات کی ہلکی ہلکی سردی ۔ نہایت تیز قدم سفر۔ ہم سب کو انتہائی بھوک لگی ۔ بیت مبارک کے نیچے یوسف خان صاحب کی دکان کھلوائی ان کے پاس سے دو ڈیڑھ سیر چھوارے نکلے وہ کھا لئے اور قیمت ادا کر کے ہم نے لنگر کا رخ کیا ۔ اس وقت وہاں کھانا کہاں ہوسکتا تھا ۔ ایک پیپے کی تہہ میں دال تھی اور روٹیوں کے کچھ ٹکڑے تھے۔ لنگر کا خادم کف گیر تلاش کرنے لگا یہاں اتنی برداشت کسے تھی روٹی کے ایک ٹکڑے کو کف گیر بنایا اور پیپے سے دال نکال کر باقی روٹی کے ٹکڑوں پر ڈال کر اللہ عزیز کر کے وہ ٹکڑے کھالئے۔

صبح کو ہماری ڈیوٹی بہشتی مقبرہ کی حفاظت قرار پائی اور ہم سب حضرت مسیح موعود کے مزار کے عین گرد پہرہ دینے لگے۔ چاروں طرف پہرے کی تین قطاریں تھیں۔ یہ پہرہ تھا جو دن رات چوبیس گھنٹے جاری رہتا تھا۔ رات کو پاس ورڈ یعنی شعار بتا کر گزرنا ہوتا تھا۔

اب یہاں پر ایک لطیفہ ہے ایک رات پاس ورڈ صداقت تھا ایک زمیندار دوست جو گزرنے لگا تو پہرے دار کے دریافت کرنے پر اس نے کہا سناقت بجائے صداقت۔ دوسرے نے کہا بھائی صاحب اب تو آپ یہیں بیٹھ جائیں آپ کے افسر کو بلاتے ہیں جس نے اب تک آپ کو صحیح لفظ نہیں سکھایا۔

ایک رات خلیفۃ المسیح الثانی پہرے کے انتظام کا جائزہ لینے کے لئے بہشتی مقبرہ میں تشریف لائے۔ پہرے دار نے حضور کو نہیں پہچانا اور روکنا چاہا مگر معلوم ہونے پر اس نے راستہ دے دیا۔ حضور پہرے کے انتظام سے بہت خوش ہوئے اور چاروں طرف کا جائزہ لے کر باطمینان تشریف لے گئے۔

ایک دن امیر صاحب مع مجسٹریٹ کے بہشتی مقبرہ میں تشریف لائے۔ ہم سب طلباء دوپہر کا کھانا صفوں میں بیٹھے ہوئے کھا رہے تھے۔ امیر صاحب نے ہماری طرف اشارہ کر کے مجسٹریٹ کو بتایا کہ یہ ہمارے گریجوایٹ ہیں۔

فساد کا خطرہ ہر وقت رہتا تھا اس لئے پہرہ ہر وقت چست رہتا تھا۔ تیسری رات کا ذکر ہے کہ رات کے تین بجے تھے۔ گیس کے لیمپ مقبرے میں روشن تھے ۔ اطلاع ملی کہ فساد کا خطرہ پیش آگیا ہے ذوالفقار علی خان صاحب (برادر اکبر محمد علی، شوکت علی صاحبان) بہشتی مقبرہ کے انچارج تھے انہوں نے ایک بلند جگہ پر چڑھ کر بڑی گرج دار آواز میں پوچھا کہ کیا جانیں دینے کے لئے تیار ہو؟ سینکڑوں آدمی پہرے دار تھے۔ ہر ایک کا جواب تھا کہ بڑی خوشی سے۔ دس منٹ تک ہم انتظار میں رہے۔ اتنے میں پیغام آیا کہ خیریت ہے۔

اس کے بعد جب جلسہ ختم ہوگیا تو پہرہ مقبرے سے ہٹا لیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت مبارک سے ملحق مرزا گل محمد صاحب کی حویلی کے صحن میں جو بڑا وسیع تھا ایک نہایت رقت انگیز تقریر کی۔

اس کے بعد ہم قادیان سے واپس ہوئے خاکسار اور شیخ بشیر احمد صاحب یکے میں سوار تھے اور ہمارے پیچھے امیر صاحب کا یکہ چلا آرہا تھا بٹالہ سے چار میل ادھر دوانی وال کا تکیہ تھا، میرا یکہ ایک ٹھوکر پر چڑھ گیا اور الٹ گیا اور تمام یکہ میرے جسم پر آپڑا۔ میرے کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی محترم بشیر صاحب کہتے ہیں کہ میں یہ کہتے ہوئے بے ہوش ہو گیا:

Look to my arm, look to my arm

پانی لایا گیا اور میرے منہ پر چھڑکا گیا ذرا ہوش آنے پر میرا بازو میری پگڑی سے باندھ دیا گیا۔ میں ایک کربناک حالت میں تھا اور میرا سنبھلنا مشکل ہو رہا تھا۔ پہلے صلاح ٹھہری کہ بٹالہ کے ہسپتال میں داخل کیا جائے پھر یہ تجویز ہوئی کہ نہیں لاہور ہی لے جایا جائے۔ ایک احمدی طبیب میرے یکے میں تھے۔ ان کی رائے تھی کہ لاہور لے جانا بہتر ہوگا۔ امیر صاحب نے مجھے اپنے یکے میں ڈال لیا اور وہ چار میل کا راستہ بڑے درد وکرب سے طے ہوا اور ہم سٹیشن کے ویٹنگ روم میں گاڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ مرزا غلام حیدر صاحب (حال ایڈووکیٹ نوشہرہ) اس اثنا میں ویٹنگ روم میں پہنچے۔ کئی راتوں کی بیداری سفر کی کوفت مجھے اس درد وکرب کی حالت میں دیکھ کر خود بیہوش ہوگئے۔ اب انہیں بھی سنبھالنا پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کی طبیعت بحال ہوگئی۔

امیر صاحب نے اپنے پاس سے میرے لئے سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لے لیا اور اس سفر میں وہی میرے تیماردار تھے۔ مجھے بے حد تکلیف اور درد تھا امیر صاحب مجھے دلاسا دیتے رہے کبھی کہتے تم نے فلاں نظم بڑی اچھی لکھی تھی ، سناؤ۔ کبھی کہتے تمہارا نکاح بڑی اچھی جگہ ہوا ہے۔ غرض اس طرح وہ تسلی اور تشفی دیتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم لاہور پہنچ گئے۔ غالباً جماعت کو تار کے ذریعے اطلاع دے دی گئی تھی ۔ اس لئے سٹریچر موجود تھا اور بہت سے دوست سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ سٹریچر پر ڈال کر مجھے لے جایا گیا اور ایک فٹن میں بیٹھ کر ہم میو ہسپتال رات کے دس بجے کے قریب پہنچ گئے۔ مجھے کلوروفارم سنگھایا گیا اور مرہم پٹی میری بے ہوشی کی حالت میں کی گئی۔ رات کے بارہ بجے کے قریب مجھے ہوش آیا اور ایک گونہ سکون حاصل ہوا۔ میں اٹھارہ دن ہسپتال میں رہا۔ دوست روزانہ میرے پاس آتے تھے۔ اور کبھی ان کی محبت کی وجہ سے بندھے ہوئے بازو کے ساتھ ڈاکٹر سے اجازت لے کر ایک آدھ گھنٹے کے لئے ہوسٹل ہو آتا تھا۔ ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد بھی علاج جاری رہا۔ ہڈی کے جوڑ کی وجہ سے میرا بایاں بازو نصف انچ کے قریب چھوٹا ہوگیا۔ درزی کو دونوں بازوؤں کا الگ الگ ناپ دیتا ہوں۔ جب سردی کا موسم آتا ہے تو ہڈی ٹوٹنے کی جگہ پر ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ لیکن کتنا میٹھا ہے یہ درد جو مندرجہ بالا واقعات کو ایک ایک کر کے میری آنکھوں کے سامنے لاتا ہے اور امیر صاحب کی مہربانی اور ہمدردی کو یاد دلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تھا کہ ہم سب امتحان میں پاس ہوگئے گو خاکسار کو اگلے سال امتحان دینا پڑا۔

جماعت احمدیہ میں زنانہ تعلیم

تاریخ لجنہ اماء اللہ کے مطابق 1925ء میں خواتین سلسلہ کی تعلیم کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مدرسۃ الخواتین کا افتتاح فرمایا، اس مدرسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بنفس نفیس تعلیم دیتے تھے۔ اس مدرسہ کے اجراء کا ایک مقصد یہ تھا کہ ایک تعداد عورتوں کی عربی تعلیم حاصل کر کے مولوی کا امتحان دے لے۔ پھر میٹرک، ایف اے اور بی اے کرلیں تا کہ نصرت گرلز سکول کے لئے اچھی معلمات حاصل ہوسکیں۔ چنانچہ 1929ء میں سات خواتین نے مولوی فاضل کا امتحان دیا سب کامیاب رہیں جن میں صاحبزادی سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے یونیورسٹی میں اول رہیں۔

اس مدرسہ کے مضامین حسب ذیل تھے:

عربی ادب، ترجمہ، کمپوزیشن، بول چال، عربی صرف ونحو، منطق، فقہ، دینیات، جغرافیہ، تاریخ، انگریزی، مضمون نگاری ومشق تقاریر بزبان اردوو انگریزی وعربی، ترجمۃ القرآن، عمدۃ الاحکام کتاب حدیث، حفظان صحت پر لیکچرز۔

تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 158 کے مطابق یہ مدرسہ حضرت مسیح موعود کے مکان کے ایک حصہ میں قائم تھا اور طالبات اور اساتذہ کے درمیان دوہری چکوں کے ذریعہ پردے کا انتظام تھا اور اساتذہ کا انتخاب خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے تھے۔

اسی دور کے تسلسل میں روایت ملتی ہے کہ صاحبزادی فوزیہ شمیم صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ''میں نے حضرت اماں جان کی گود میں پلنے والوں میں جو خاص بات دیکھی وہ حصول علم کا شوق ہے''۔

☆............☆............☆

ابن کریم

حفظ قرآن کریم اور اس کی رفتار

اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے۔ یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس مقدس کتاب کو اتارنے والا اس کی گزشتہ چودہ سو سالوں سے حفاظت فرما رہا ہے اور یہ حفاظت دن بدن نئے سے نئے انداز میں بڑھ رہی ہے اس کے انداز بڑھ رہے ہیں۔ اس کا آغاز پتوں اور چمڑے کے ٹکڑوں پر لکھ لکھ کر محفوظ ہوا اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے (التکویر :11) کا زمانہ آیا اور یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔ (القلم :18) اس کی نئی سے نئی جہتیں متعارف ہوئیں اوراق پہ تو قرآن کریم صدیوں سے ہے اب ریکارڈنگز، کمپیوٹرز، موبائل فونز، انٹرنیٹ، ریڈیو، ٹیلی ویژن غرضیکہ حفاظت کے نئے سے نئے ذریعے متعارف ہوگئے ہیں۔

میرے موبائل میں پورا قرآن کریم ریکارڈ ہے میری چھوٹی بچی صاعقہ ابھی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہی ہے موبائل والی ریکارڈنگ سن سن کر سورۃ دخان کا ابتدائی حصہ اور بعض دوسری چھوٹی سورتیں زبانی یاد کر چکی ہے اور جب زبانی سناتی ہے تو اس خدائی احسان پر روح وارے وارے جاتی ہے ہم لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے وہ زمانہ پایا جس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں ان مقدس اور معزز ہستیوں کی غلامی نصیب فرمائی جن کے مونہوں سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ ہر بھلائی قرآن کریم میں ہے اور سیدنا حضرت نبی کریم ﷺ کیا خوب فرماتے ہیں: **خیر کم من تعلم القرآن و علمہ** یقیناً اسی معاشرے میں بہتری ہوگی اور اسی معاشرے میں خیر رہے گی جہاں قرآن کریم سکھانے والے اور سیکھنے والے ہوں گے۔ اب دیکھیں ہمارے امام کہیں بھی ہوں دنیا کے کسی خطے میں محو سفر ہوں خطبات اور خطابات دنیا کے ہر کنارے پر پہنچائے جاتے ہیں۔ ان خطابات کا آغاز قرآن کریم سے ہوتا ہے پھر ہر تقریر ہر خطبہ متعدد آیات سے مزین ہوتا ہے بعض دفعہ تو قرآن کریم کے بہت سارے حصوں کی روحانی سیر ہو جاتی ہے۔ کہاں کہاں سے قرآن کریم میں سے پھول اور موتی اور جواہرات چنے ہوئے ہوتے ہیں ان تقاریر سے صاف اندازہ ہو جاتا ہے کہ صاحب خطاب کتنا قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہوگا کس قدر محنت شاقہ کرنی ہوگی مجھے 6 جون 2013ء کا روزنامہ الفضل کا پہلا صفحہ نہیں بھولتا۔ حضرت خلیفہ ثانی نے جلسہ کے خطاب میں فرمایا کہ جون سے اب تک یعنی (دسمبر تک) 24-25 دفعہ قرآن کریم کا دور کر چکا ہوں۔ یہ ایک خلیفہ کا نمونہ ہے اور یقیناً دوسروں کو قرآن کریم کی طرف راغب کرنے والا وجود خود اس سمندر میں کتنا غوطہ زن ہوتا ہوگا یہ تو خدا ہی جانتا ہے۔

میں نے عنوان میں لکھا تھا حفظ قرآن اور اس کی رفتار۔ بات کرتے کرتے کہاں سے کہاں چلا گیا اب اس بنیادی موضوع کی طرف آتا ہوں۔ مخالفانہ قوتیں جن کو قرآن کریم کے معجزات اور قرآن کریم کے آفاقی دلائل کا یارا نہیں وہ اسے نعوذ باللہ جلانے کا ناپاک منصوبے بنا رہے ہیں۔ مگر۔ ع

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کا نعرہ لگانے والے کے متبعین اس کی ظاہری حفاظت یعنی حفظ قرآن کریم کے لئے کیسی کیسی سعی کر رہے ہیں میں خود گیارہ سال مدرسۃ الحفظ میں پڑھانے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں کہ اس محنت شاقہ کو دیکھ کر انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے بعض ذہین طلباء کو پانچ پانچ پارے بھی مہینے میں حفظ کروائے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہمارے دوسرے بعض اساتذہ نے کروائے۔ مجھے تو ان زمانوں کا وہ سحر ہی نہیں بھولتا۔ میرے سکول کے زمانے کے کلاس فیلو مکرم نعیم اللہ صاحب احمد نگر سے ہمارے ہاں کسی کام سے آئے۔ اور اپنے اس بچے کا ذکر کیا جس نے گزشتہ ستمبر میں مدرسۃ الحفظ میں داخلہ لیا تھا کہ مئی کے آخر تک اس نے 15 پارے حفظ کر لئے تھے۔ ایک مہینے کی چھٹیوں میں 4 پارے حفظ کروا چکا ہوں اور اس کی محنت اور عزائم دیکھ کر میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگلے دو مہینے کی چھٹیوں میں بقیہ 11 پارے بھی وہ مکمل حفظ کر لے گا۔

خود میرا بیٹا فاران احمد طاہر حفظ کر رہا ہے میں پہلے دن سے اس کو محنت کروا رہا ہوں مگر نعیم اللہ صاحب نے جب اپنے بیٹے فہیم احمد کی محنت اور کامیابی اور عزائم کا ذکر کیا تو میرے تو ہوش اڑا دیئے میں نے اپنے گھر جا کر بھی یہ واقعہ سنایا اور اس کا بڑا ہی مثبت پہلو نظر آیا کہ میرے بیٹے کو بھی پہلے سے زیادہ توجہ ہوئی۔ میں نے سوچا جس روحانی لذت سے میں گزر رہا ہوں آپ کو شامل کرلوں اور پھر یہ مثال ان احباب کے لئے بھی مشعل راہ ہوگی جو اپنے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم حفظ کروانا چاہتے ہوں اور پھر یہ بات لازماً پیش نظر رہے کہ جہاں اتنے بلند معیار ہوں تعلیم القرآن کے نتیجہ میں، خیر اس انداز سے احمدیوں کے گھروں میں اتر رہی ہو کہ سالوں کے فاصلے ہفتوں اور مہینوں میں طے ہو رہے ہوں اور ماں باپ اس عظیم تاج کے حصول کے لئے دن رات ایک کر رہے ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق قرآن کریم حفظ کرنے والے کے ماں باپ کے سروں پر ایک تاج پہنایا جائے گا۔ کیا بعض والدین بچے کو حفظ کروانے کے منصوبے اور نیت اور عزائم اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ بچے کو مہینے دو مہینے بعد حفظ قرآن کریم کیلئے بھجوانا ہے اس کا تلفظ ٹھیک کروا دیں۔ بھئی ”بوہے آئی جنج تے ونوں کڑی دے کن“ والا معاملہ کیوں کرتے ہیں چھ سات سال A.B.C اور My Best Friend یاد کرنے کے لئے اچھے سے اچھا ذریعہ تلاش کیا اور خرچ اخراجات کئے۔ انگریزی اردو بول چال ٹھیک کروائی اور اب حفظ قرآن کریم کا وقت عین سر پر آ گیا تو ہمارے بچے کا تلفظ ٹھیک کروا دیں اصولاً تو ہونا چاہئے اور ماں باپ کو کہنا چاہئے کہ اب چھٹیاں ہیں دو مہینے انٹرویو کو رہ گئے ہیں حافظ صاحب میں نے اپنے بچے کو اتنے پارے حفظ کروا دیئے ہیں آپ ذرا اس کا ٹیسٹ لے لیں اس کی راہنمائی کر دیں اور یقین جانیں ہمارے ہاں ادارے میں اکثر بچے دو، دو، تین، تین بلکہ پانچ پانچ پارے قبل از داخلہ گھر سے حفظ کر کے آتے ہیں۔ آجکل معیار خدا کے فضل وکرم سے اتنا بلند ہو گیا ہے کہ ساتھ چلنے کے لئے بھی تیز قدم اٹھانے ہوں گے بلکہ دوڑنا ہوگا کیونکہ جس امام کو مانا ہے وہ فرماتا ہے۔ ع

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب

مکرم محمد رفیع ناصر صاحب کی یاد میں

آج میں اپنی اس پیاری ہستی کی یاد میں ماضی کے چند حسین لمحوں کے بکھرے ہوئے پھولوں کو ایک گلدستہ کی شکل میں اکٹھا کر رہا ہوں جو میری 82 سالہ زندگی پر محیط ہے۔

ہم دونوں (برادرم رفیع ناصر اور خاکسار) اکٹھے کھیلے۔ اکٹھے پڑھے اور پھر زندگی بھر تقریباً ایک دوسرے کے قریب ہی رہے۔ وہ میرے تایا زاد بھائی تھے۔ ہم نے اپنا بچپن۔ ابتدائی تعلیم کا دورانیہ بھی اکٹھا گزارا۔ ہم دونوں کی پیدائش لاہور کی تھی۔ ان کے ننھیالی خاندان کا تعلق کوٹ خواجہ سعید متصل لاہور شہر کے ایک گدی نشین بزرگ خاندان سے تھا۔ جو نیک سیرت مشہور تھا۔

جب ہمارے تایا جان مکرم میاں محمد شفیع صاحب احمدی ہوئے تو وہ اس وقت پولیس کوتوالی متصل دہلی دروازہ لاہور میں سب انسپکٹر پولیس متعین تھے۔ آپ کے سسرال والے خاندان نے قطعاً کوئی برا نہ منایا اور ہماری تائی جان نے بھی بڑی خوشی سے آپ کے ساتھ بیعت کر لی تھی۔

برادرم رفیع ناصر صاحب اور میرے والدین جب لاہور سے ہجرت کر کے قادیان چلے گئے اس وقت ہماری عمریں سال، سال اور دو، دو سال کی تھیں۔ قادیان کی پیاری بستی اور نیک ماحول نے ہمیں دینی ماحول میں پروان چڑھایا۔ جو ہمارے لئے باعث فخر ثابت ہوا اور زندگی بھر سکون حاصل کرنے کا موجب بنا۔

برادرم رفیع ناصر صاحب تو ربوہ مرکز کے ابتدائی مکینوں میں سے تھے۔ لیکن میرے والدین پندرہ سال بعد فیصل آباد سے ہجرت کر کے ربوہ آئے تھے۔ فیصل آباد کے قیام کے دوران خاکسار کو حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع کی پاک اور زریں صحبت میسر آئی۔ اسی طرح برادرم رفیع ناصر صاحب کا بھی حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب سے ایک گہرا پرخلوص محبت کا تعلق رہا تھا جب آپ نے ناصر دواخانہ کی ایک برانچ فیصل آباد میں کھولی تھی۔ جسے 1974ء میں آگ لگا کر جلا دیا گیا تھا۔

میرے پیارے بھائی رفیع ناصر صاحب کو خدا تعالیٰ نے ربوہ میں رہائش رکھنے اور کاروبار کے دوران اپنے بڑے فضلوں سے نوازا تھا۔ آپ نے بیت المہدی کی نئی تعمیر کے موقعہ پر سب سے زیادہ مالی امداد کی تھی۔ جس کا ذکر اس وقت کے صدر صاحب گولبازار ربوہ نے خاص طور پر مجھ سے کیا تھا اور خوشنودی کا اظہار کیا تھا۔ آپ اکثر غرباء کی ماہانہ مالی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ دو خاندانوں کی مالی امداد جو وہ خاکسار کے ذریعہ سے کرتے تھے اس کا مجھے علم ہے۔ اس کے علاوہ بھی وہ کئی غریب گھرانوں کے دکھ سکھ میں باقاعدہ مالی امداد کے ذریعہ شامل ہوتے تھے۔

ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی انہوں نے کبھی بھی اپنی زبان سے کسی کے متعلق کوئی برا لفظ استعمال نہیں کیا۔ خواہ ان سے کسی نے کتنا ہی برا سلوک کیوں نہ کیا ہو۔

ایک صاحب نے لین دین میں بہت زیادتی کی۔ معاملہ عدالت تک پہنچا تو عدالت نے بھی بھائی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مگر وہ پھر باز نہ آیا۔ اور الٹی دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ اتفاق سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ آپ نے دونوں کو بلا کر اور معاملہ کی تہہ تک پہنچ کر برادرم رفیع ناصر صاحب کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ برادرم نے پھر رحم کرتے ہوئے پیارے آقا حضور انور سے کہا کہ حضور میں اپنا حق اس کو دے دیتا ہوں۔ کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ مجھے اور دے گا۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

خدا تعالیٰ نے میرے بھائی کو ان کی ان نیک خوبیوں کی وجہ سے بہت نوازا تھا۔ خدمت دین کا جذبہ بھی ان کے اندر ایک خاص مقام رکھتا تھا۔ ایک دو مرتبہ وہ ربوہ سے لندن بھی گئے اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خدا تعالیٰ ان کی تمام خوبیوں کو اپنے فضل سے عظیم اجر عطا کرتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام عطا کرے اور اپنے پیاروں کے قرب میں ابدی سکون کا وارث بنائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پرضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124323 میں جری اللہ

ولدحمیداللہ باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/1دارالفضل شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جری اللہ حامد گواہ شدنمبر1۔حمیداللہ باجوہ ولد چوہدری برکت اللہ مرحوم گواہ شدنمبر2۔کلیم اللہ خالدولد چوہدری برکت اللہ مرحوم

مسل نمبر1243324 میں ادیب احمد جٹ

ولدمنیراحمد جٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہرہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ1ہزارروپے ماہواربصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔ادیب احمد بٹ گواہ شد نمبر 1۔منیراحمد بٹ ولدمحمد شفع گواہ شدنمبر 2۔ عبدالرحیم ولدعبدالرؤف

مسل نمبر124325 میں بشیراں بیگم

زوجہ محمداسداللہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 181 کہکشاں کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ6اپریل 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1)زیور Ear Ring 30ہزارروپے اس وقت مجھے مبلغ 2ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشیراں بیگم گواہ شدنمبر1۔شکیل احمدولدمحمد رفیع گواہ شدنمبر2 سمیع اللہ ولدمحمداسداللہ

مسل نمبر124326 میں محمد اسداللہ

ولدہدایت اللہ قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 181 کہکشاں کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ6اپریل 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1)مکان (Sold)3لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ9ہزارروپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمداسداللہ گواہ شدنمبر1۔شکیل احمدولدمحمد رفیع گواہ شدنمبر2۔سمیع اللہ ولدمحمداسداللہ

مسل نمبر124327 میں حفیظ بی بی

زوجہ منظوراحمد قوم مغل پیشہ نرسنگ عمر55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chiniont City ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17جنوری2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Ear Ring Gold - 10ہزارروپے اس وقت مجھے مبلغ 50ہزارروپے ماہواربصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔حفیظ بی بی گواہ شدنمبر 1۔لقمان احمدساقی ولدنذیراحمدسانول گواہ شدنمبر2۔منظوراحمد ولدمحمد دلاور

مسل نمبر124328 میں محمود احمد

ولدغلام احمد قوم آرائیں پیشہ ہنرمندمزدوری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Gakhar Mandi ضلع وملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ8جنوری2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1)نقدی1لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 7ہزار روپے ماہوار بصورت Laboure مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔ العبد۔محموداحمد گواہ شدنمبر1۔جمیل احمد طاہر ولد عبدالحق گواہ شدنمبر2۔داؤداحمد ناصرولدغلام احمد

مسل نمبر124329 میں انیلہ مصباح

بنت عبدالقیوم قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Molho Khokhar ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ1ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔انیلہ مصباح گواہ شدنمبر1۔محمدندیم احمدولد چوہدری غلام احمد گواہ شدنمبر2۔حافظ جواداحمد ولدسجاداحمد خالد

مسل نمبر124330 میں صدف قیوم

بنت عبدالقیوم قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Malho Khokhar ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ1ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامتہ۔صدف قیوم گواہ شدنمبر 1۔محمدندیم احمدولد چوہدری غلام احمد گواہ شدنمبر2۔حافظ جواداحمد ولدسجاداحمد

مسل نمبر124331 میں داؤد احمد

ولدمحمدعبداللہ قوم آرائیں پیشہ ملازمتیں عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kamalya ضلع وملک Toba Tek Singh Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ28جنوری2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1)زرعی زمین 1ایکڑپاکستانی روپے(2)مکان 10مرلہ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔ العبد۔داؤداحمد گواہ شدنمبر1۔ عبدالغفور ولدمحمد ابرہیم گواہ شدنمبر2۔کامران احمد ولدداؤداحمد

مسل نمبر124332 میں وسیم احمد آرائیں

ولدرشیداحمد قوم آرائیں پیشہ بڑھئی عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ ضلع و ملک نواب شاہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ28جنوری2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1)Equipement1لاکھ50ہزارروپے اس وقت مجھے مبلغ10ہزارروپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔وسیم احمد آرائیں گواہ شدنمبر1۔افتخاراحمد ولدمحمد قاسم گواہ شدنمبر2۔اعجاز احمد ولدمحمد اکرم

مسل نمبر124333 میں عدیل احمد

ولدوسیم احمد آرائیں قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ ضلع و ملک نواب شاہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28جنوری2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ2ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عدیل احمد گواہ شدنمبر1۔اعجازاحمد ولدمحمداکرم گواہ شدنمبر2۔لقمان احمد ولد رشیداحمد آرائیں

مسل نمبر124334 میں کنول شہزادی

بنت محمد موسیٰ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک69/R.B رحمٰن پورہ ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ11جون2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔کنول شہزادی گواہ شدنمبر1۔سمیع اللہ ولد نذیراحمد گواہ شدنمبر 2۔فاروق احمد ولدعبدالحمید

مسل نمبر124335 میں ثناء نعمت

بنت نعمت خان قوم....پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Derian Wala ضلع وملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ کیم اپریل 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ثناء نعمت گواہ شد نمبر1۔ایاض احمد خان ولدریاض احمد خان گواہ شدنمبر2۔محمد شریف ولدغلام محمد

مسل نمبر124336 میں ساجدہ اختر

زوجہ عبدالکریم مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Majo Chak ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30مارچ2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) 2Catell۔75ہزارروپے(2)زیور1.5تولہ 65ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ1ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ساجدہ اختر گواہ شدنمبر1۔سعیداحمد ولد نذیرحسین مرحوم گواہ شدنمبر2۔عبدالحئی ولدفضل کریم مرحوم

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم سلسلہ چک نمبر 170/10 R ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 170/10 R کی تین ناصرات نے قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ طوبیٰ اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب کی تقریب آمین مورخہ 25 ستمبر 2016ء کو منعقد کی گئی مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم سلسلہ انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچی سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ نائلہ اصغر اور لائبہ اصغر دختران مکرم محمد اصغر صاحب کی تقریب آمین مورخہ 30 ستمبر 2016ء کو منعقد کی گئی۔ خاکسار نے دونوں ناصرات سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور مکرم رشید احمد صاحب صدر جماعت 170/10R نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں ناصرات کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

جلسہ خلافت

مکرم خالد احمد صاحب سیکرٹری اطلاعات و نشریات مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 9/اکتوبر 2016ء کو مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام خلافت کے حوالے سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نے کی۔تلاوت اور نظم کے بعد مربی سلسلہ مکرم مبشر احمد خالد صاحب اور صدر مجلس نابینا ربوہ مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب نے خلافت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جلسے کا اختتام حافظ محمود احمد صاحب نے دعا کروا کر کیا۔ جلسے کے بعد مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام کلواً جمیعاً کا اہتمام کیا گیا جس میں سب شرکاء گھر سے حسب توفیق ڈشز بنا کر لائے تھے جو کہ تمام شرکاء نے مل جل کر کھائیں اور یوں دعاؤں کے ساتھ اس جلسے کا اختتام ہوا۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب اٹھوال سابق صدر جماعت پنوں عاقل ضلع سکھر حال رحمٰن کالونی ربوہ لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی پوتی مکرمہ شمائلہ سعید صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب اٹھوال رحمٰن کالونی ربوہ کی تقریب شادی ہمراہ مکرم عبدالعلیٰ صاحب ابن مکرم عبدالماجد صاحب رحیم یار خان مورخہ 23 نومبر 2015ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے 3 لاکھ روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور دعا کرائی۔ لڑکے والوں کی طرف سے مورخہ 24 نومبر کو احاطہ سراج مارکیٹ میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کرائی۔ دلہن مکرم عبدالرشید صاحب اٹھوال مربی سلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی بھتیجی اور حضرت دین محمد صاحب اٹھوال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ دلہا مکرم عبدالباری صاحب مرحوم رحیم یار خان کا پوتا اور مکرم چوہدری سراج دین صاحب (سراج مارکیٹ ربوہ) کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

فضل عمر فٹ بال کپ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو مجلس صحت کے تعاون سے مورخہ 6 ستمبر تا 5/اکتوبر 2016ء آل ربوہ فضل عمر فٹ بال کپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم ثاقب کامران صاحب مہتمم مقامی نے مورخہ 6 ستمبر کو دعا کے ساتھ کیا۔ ٹورنامنٹ میں 42 حلقہ کی 24 ٹیموں کے 350 سے زائد خدام نے شرکت کی۔ 24 ٹیموں کو 6 گروپس میں تقسیم کر کے پول میچز کروائے گئے۔ جس کے بعد پری کوارٹر فائنلز، کوارٹر فائنلز اور سیمی فائنلز مقابلے ہوئے۔ فائنل سمیت کل 51 میچز کھیلے گئے۔ تمام میچز فٹ بال گراؤنڈ دارالیمن اور جلسہ گاہ گراؤنڈ میں کروائے گئے۔ 5/اکتوبر کو فائنل میچ دارالنصر وسطی اور نصیر آباد غالب کے مابین کھیلا گیا ہے جس میں نصیر آباد غالب نے ایک صفر سے کامیابی حاصل کی۔ فضل عمر فٹ بال کپ کے فائنل میچ اور تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم ناصر محمود طاہر صاحب ناظم صحت جسمانی نے رپورٹ پیش کی۔ محترم مہمان خصوصی صاحب نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ مبارکہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب وصیت نمبر 92800 نے مورخہ 6/اگست 2009ء کو صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی موصوفہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوفہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

مکرمہ سدرہ خاں صاحبہ بنت مکرم راشد خاں صاحب وصیت نمبر 92834 نے مورخہ 11 جنوری 2009ء کو R-22 سیکٹر 2-A گلشن ظہور لائنز ایریا کراچی سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی موصوفہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوفہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

15/اکتوبر کو دنیا بھر میں یوم سفید چھڑی منایا جاتا ہے

نابینا افراد کی مدد کرنا اور ان کو فعال بنانا ہم سب کا فرض ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ملنے والا سب سے خوبصورت تحفہ بینائی ہے۔ جس سے وہ اس دنیا کو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے۔ رنگوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بصارت سے محرومی گو ایک تکلیف دہ امتحان ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے نابینائی پر صبر کرنے والوں کو بہت سی بشارات سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو بصارت عطا کی ہے ان پر فرض ہے کہ اپنی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے نابینا افراد کی ہر ممکن مدد کریں۔ جہاں بھی ایسے افراد نظر آئیں جنہوں نے ہاتھ میں سفید چھڑی تھام رکھی ہو تو ان کو راستہ دکھائیں، سڑک پار کروادیں یا ان کی مشکل آسان کردیں۔ سفید چھڑی نابینا افراد کے تعارف کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ہمیں اپنے معاشرے اور ماحول میں اس کی اہمیت کو واضح کرنا چاہئے اور ہر چھوٹے بڑے تک ان معلومات اور خدمت خلق کے اس عظیم کام کو پھیلانا چاہئے۔

سفید چھڑی کی ابتداء اور اس سے متعلق معلومات بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ لندن کے مغرب میں 170 کلو میٹر کے فاصلے پر برسٹل کا تاریخی شہر آباد ہے اپنے قدیم چرچوں کی وجہ سے یہ شہر یورپی طلباء میں معروف ہے۔ یہاں بارہویں صدی عیسوی کے تعمیر کردہ چرچ بھی موجود ہیں۔ 1921ء میں یہاں ایک فوٹوگرافر جیمز بگز (James Biggs) کی آنکھیں ایک حادثے میں ضائع ہوگئی تھیں اور وہ شہر کی ٹریفک سے پریشان تھا۔ کیونکہ وہ ٹریفک کے کسی حادثے کا شکار ہو کر اپنے مصائب میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ زندگی کو نئے سرے سے گزارنے کا ہنر سیکھنا چاہتا تھا۔ اس وقت اکثر نابینا افراد کالی چھڑی استعمال کرتے تھے۔ اس نے اپنی چھڑی کو سفید رنگ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ موٹر کار چلانے والوں کو آسانی سے نظر آئے۔ جب وہ اپنی چھڑی کو سفید رنگ کر رہا تھا تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ یہ چھوٹا سا کام اسے دنیا میں غیر معمولی شہرت عطا کرنے والا ہے اور اس سے کروڑوں نابینا افراد کے لئے امید کی ایک نئی روشنی جنم لینے والی ہے۔ امریکہ کی مختلف ریاستوں میں 1930ء سے سفید چھڑی کے متعلق قانون سازی شروع ہوگئی تھی۔ 1960ء کے عشرے میں امریکہ میں نابینا افراد کے لئے کام کرنے والی مختلف تنظیموں نے کانگریس پر زور دینا شروع کر دیا کہ ہر سال 15/اکتوبر کو سرکاری طور پر یوم سفید چھڑی منانے کا فیصلہ کیا جائے۔ 1964ء امریکی کانگریس نے اس سلسلے میں قرارداد پاس کرنے کے چند گھنٹوں بعد ہی امریکی صدر لنڈن بی جانسن نے 15/اکتوبر کو یوم سفید چھڑی کو باضابطہ طور پر منانے کا اعلان کیا اور اس کے بعد دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اس دن کو سرکاری طور پر منانے کا آغاز ہوگیا۔ 2011ء میں امریکی صدر باراک اوباما نے اس دن کو یوم مساوات برائے نابینا امریکنز کا نام بھی دیا۔

پاکستان سمیت دنیا بھر میں ہر سال 15/اکتوبر کو بصارت سے محروم افراد کا عالمی دن ''یوم تحفظ سفید چھڑی'' (White Cane Safety Day) کے نام سے منایا جاتا ہے جس کا مقصد ان افراد کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں عام افراد کے شانہ بشانہ زندگی کی دوڑ میں شامل کرنا ہے۔ سفید چھڑی نابینا افراد کا امتیازی نشان اور ان کی پہچان اور ان کے لئے خود اعتمادی کی علامت ہے۔ جبکہ نابینا افراد بصارت سے محروم مگر بصیرت کی دولت سے مالا مال ہیں۔ معاشرے میں انہیں باوقار روزگار دینے کے لئے ہر سطح پر ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔ بعض حکومتیں نابینا بچوں سمیت خصوصی بچوں کی تعمیر و تربیت کی طرف بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے محکمہ خصوصی تعلیم پنجاب کے زیر اہتمام تحصیل کی سطح پر سپیشل ایجوکیشن سنٹر کام کر رہے ہیں۔ ربوہ میں بھی نظارت تعلیم کے تحت ایک معیاری سکول برائے سپیشل ایجوکیشن جاری ہے۔ اسی طرح بصارت سے محروم افراد کیلئے نظارت نے مدرسۃ الحفظ کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔

مجلس نابینا ربوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نابینا افراد کی دیکھ بھال، تعلیم و تربیت اور ان کو معاشرے کا فعال رکن بنانے کے حوالے سے سالہا سال سے بیشمار کام سرانجام دے رہی ہے۔ خدمت خلق کی اہم خدمات سرانجام دینے پر اس مجلس کی جملہ انتظامیہ حوصلہ افزائی اور مبارکباد کی مستحق ہے۔ اس مجلس کے کاموں میں ہمیں ہر ممکن تعاون کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19۔اکتوبر 2016ء

12:25 am	خطبہ جمعہ 14۔اکتوبر 2016ء (عربی ترجمہ)
1:25 am	The Bigger Picture
2:10 am	براہین احمدیہ
2:50 am	آسٹریلین سروس
3:10 am	فیتھ میٹرز
4:05 am	سوال وجواب
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:15 am	یسرنا القرآن
6:40 am	گلشن وقف نو
7:45 am	اسلامی اصول کی فلاسفی
8:05 am	سٹوری ٹائم
8:35 am	براہین احمدیہ
9:10 am	نور مصطفوی
9:30 am	آسٹریلین سروس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	الترتیل
12:10 pm	حضور انور کا اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے سے خطاب 4۔اکتوبر 2009ء
1:10 pm	The Bigger Picture
1:55 pm	اردو سوال وجواب
2:25 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 14۔اکتوبر 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	الترتیل
5:55 pm	خطبہ جمعہ 8۔اکتوبر 2010ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا اجتماع لجنہ اماء اللہ سے خطاب

20۔اکتوبر 2016ء

12:25 am	فرنچ سروس
12:55 am	مسلم سائنسدان
1:15 am	دینی وفقہی مسائل
1:50 am	کڈز ٹائم
2:25 am	کوئیز پروگرام
2:50 am	خطبہ جمعہ 8۔اکتوبر 2010ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:55 am	الترتیل
6:30 am	حضور انور کا لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع سے خطاب
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
8:05 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
8:40 am	مسلم سائنسدان
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم درس
11:40 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	بیت الاحد میں استقبالیہ تقریب 21نومبر 2015ء
1:20 pm	اوپن فورم
1:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ 14۔اکتوبر 2016ء
8:05 pm	آئینہ
8:50 pm	Persian Service
9:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الاحد میں استقبالیہ تقریب

ضرورت ہے
کوالیفائیڈ طبیب کی ضرورت ہے۔
مینیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Essence Maybelline
Stage Line
Cosmetics
Reasonable Rates
DISCOUNT MART
Malik Market Railway Road Rabwah
فون نمبر: 0343-9166699, 0333-9853345

تاریخ عالم 15۔اکتوبر

☆آج ہاتھ دھونے کا عالمی دن ہے۔

☆1815ء: شاہ فرانس نپولین بونا پارٹ کی معزولی کے بعد بحر اوقیانوس کے ایک جزیرہ میں اس کی جلاوطنی اور قید کا آغاز ہوا۔

☆1932ء: ہندوستان میں ٹاٹا ایئر لائنز نے کام شروع کیا بعد ازاں اس کا نام ''ایئر انڈیا'' ہوگیا۔

☆1971ء: شاہ ایران کی طرف سے اپنے ملک کی 2500 سالہ تاریخ پر شاندار تقریبات کا آغاز ہوا۔

☆1979ء: پاکستان کے نامور احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لئے فزکس میں نوبیل انعام کا اعلان ہوا۔

☆1990ء: روسی رہنما میکائیل گورباچوف کو امریکہ اور روس کے درمیان جاری سرد جنگ کی تلخیاں کم کرنے اور اپنی قوم کو بیرونی دنیا سے روشناس کروانے پر امن کا نوبیل انعام دیا گیا۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

☆......☆......☆

درخواست دعا

محترمہ طیبہ طاہر صاحبہ سویڈن تحریر کرتی ہیں۔

میرے داماد مکرم ڈاکٹر عامر راجہ صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب راجہ آف سویڈن سر درد کے عارضہ کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔احباب سے پیچیدگیوں سے محفوظ رہتے ہوئے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مردانہ+گل احمد+الکرم+نشاط اور یجنل
لیڈیز تمام برانڈ اوریجنل دستیاب ہے۔
کامدار ورائٹی۔لہنگا۔فراک۔ساڑھی دستیاب ہے
نیز کامدار ورائٹی آرڈر پر تیار کی جاتی ہے۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
اقصیٰ روڈ ربوہ رابطہ نمبر: 0333-9793375

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا اسلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 15/اکتوبر

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:39
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	21 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15۔اکتوبر 2016ء

6:00 am	بیت العافیت کا سنگ بنیاد
7:10 am	خطبہ جمعہ 14۔اکتوبر 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 27ستمبر 2009ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ 14۔اکتوبر 2016ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

اعلیٰ کوالٹی
مناسب دام
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Abdul Akbar
Akbar Centre
House Of Gas Appliances
Stoves, Hobs, Hoods, Geezer
Cooking Range, Cooking Cabinet
Sinks, Heater, Gas, Oven, Built-in-Oven
133- Temple Road Abid Market Lahore
PH:042-37353553

FR-10